اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ

(پ ۳ رکوع ۱۲)

# قرآن وحدیث کے فیصلے


از قلم: مولانا محمد عبد المجید قادری رضوی صاحب

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔



رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوۡلَ ○ (پ۳ رکوع ۱۲)

# قرآن و حدیث
# کے فیصلے

از قلم: مولانا محمد عبدالمجید قادری رضوی صاحب

فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ کتب 215

نام کتاب: ............ قرآن وحدیث کے فیصلے

تصنیف: ............ مولانا محمد عبدالمجید قادری رضوی صاحب

نظر ثانی: ............ حافظ محمد مسعود اشرف قصوری

صفحات: ............ 80

ناشر: ............ رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

ہدیہ: ............ دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی

مطبع: ............ احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور فون 57159

نوٹ

بیرون جات کے حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر

طلب فرمائیں

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

محبوب روڈ۔ رضا چوک۔ مسجد رضا۔ چاہ میراں فون: 650440

لاہور نمبر ۳۹

# انتساب

ان مفسرین و محدثین اور علماء کرام و مشائخ عظام کے نام جنہوں نے اپنی زندگیاں قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس کیلیے وقف کردیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمیں بھی قرآن وحدیث کی تعلیمات پر عمل کرنے اور ان کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جو سیکھا ہے سب کو سکھاتے چلو
دئیے سے دئیے کو جلاتے چلو

**محمد عبدالمجید قادری**

# کچھ تعارفی کلمات

از: الحاج صاحبزادہ محمد داؤد رضوی

آج کے اس پرفتن دور میں جبکہ اکثر نوجوان ٹی وی، وی سی آر، لہو ولعب اور عیش وعشرت میں مبتلا ہو کر نماز، روزہ اور دیگر احکام شرعیہ سے غافل ہو گئے ہیں۔ ایسے حالات میں الحمدللہ ایسے نوجوان بھی موجود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے علم وعمل کی دولت سے مالا مال فرمایا ہے۔ ایسے ہی خوش قسمت نوجوانوں میں مولانا محمد عبدالمجید صاحب قادری رضوی کا نام نامی اسم گرامی بھی آتا ہے۔

مولانا محمد عبدالمجید صاحب 7 اپریل 1970ء کو ضلع گوجرانوالہ کے نواحی گاؤں جلہن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر میں ہی مولانا کا دینی و مذہبی ذوق وشوق دیکھتے ہوئے مولانا کے والد محترم چودھری کریم بخش صاحب نے 1983ء میں مولانا کو اہلسنت کے مشہور و معروف دارالعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخل کرا دیا۔ تقریباً 9 سال تک نہایت ہی شفیق و مہربان اور محنتی اساتذہ سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے 1992ء میں سند فراغت حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف بھی جامعہ نظامیہ میں کیا اور تنظیم المدارس کے امتحان میں بھی امتیازی نمبروں کے ساتھ نمایاں کامیابی حاصل کی۔ جامعہ نظامیہ میں دورانِ تعلیم مولانا نے 1988 سے لے کر 1991ء تک جامع مسجد کوچہ لوہاراں اندرون موچی گیٹ اور 1991ء سے لے کر 1992ء تک جامع مسجد حنفیہ غوثیہ کوچہ غوثیہ شاہ عالم مارکیٹ میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اسی دوران مولانا ہر جمعرات کو چند نوجوانوں کے ساتھ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی بارگاہ میں اجتماعی حاضری دیتے اور پھر کافی دیر

وہاں دینی مسائل پر گفتگو ہوتی رہتی۔ اسی دوران مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے اپنے دوستوں کے مشورہ سے حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر ہی قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے پیغام کو عام کرنے کے لیے انجمن ندائے اسلام کی بنیاد رکھی۔ جامعہ نظامیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے فوراً بعد مولانا محمد عبدالمجید صاحب نے اپنے پیر ومرشد الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب قادری رضوی کے فرمان عالیشان کے مطابق گوجرانوالہ میں اہلسنت و جماعت کی اولین دینی معیاری درسگاہ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم میں فرائض تدریس سنبھالے اور اپنے پیر ومرشد اور والدین کی دعاؤں اور اپنی شبانہ روز محنت کی بدولت 4 سال تک بڑی خوش اسلوبی سے پڑھایا۔ اپنے آبائی علاقہ جلہن کی دوست احباب کے بار بار اصرار پر مولانا موصوف اپنے پیر ومرشد کی اجازت سے 13 شعبان 1416ھ مطابق 1996 مستقل طور پر جلہن آگئے اور امامت وخطابت نیز مدرسہ نقشبندیہ سعیدیہ میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا جو تاحال جاری ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ مولانا موصوف تدریس وتقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کا شوق بھی رکھتے ہیں اور اب تک آپ کی نصف درجن سے زائد کتب منظر عام پر آچکی ہیں اور اب نئی تصنیف ''قرآن وحدیث کے فیصلے'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے قرآن پاک کی آیات اور صحاح ستہ کی احادیث سے اہلسنت کے عقائد ومعمولات (علم غیب، حاضر وناظر، اختیارات، ایصال ثواب وغیرہ) کو ثابت کیا ہے۔ اب جو شخص قرآن وحدیث کے احکامات کو چھوڑ کر اپنے خودساختہ نظریات پر عمل کرے گا۔ اس سے بڑھ کر گمراہ وبے دین اور کون ہوگا؟

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ علی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

# توحید اور قرآن

۱. وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ط

(سورۃ بقرہ آیت نمبر ۱۶۳ پارہ نمبر ۲)

اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں مگر وہی بڑی رحمت والا مہربان۔

۲. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۵ پارہ نمبر ۳)

اللہ تعالیٰ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۳. قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ.

(سورۃ رعد آیت نمبر ۱۶ پارہ نمبر ۱۳)

۴. قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۴۲ پارہ نمبر ۱۵)

تم فرماؤ اگر اس کے ساتھ اور خدا ہوتے جیسا یہ بکتے ہیں جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے۔

# توحید اور حدیث

۱۔ قَالَ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَ حُرِّقْتَ. (مشکوٰۃ ص ۸۱۸)

(حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تو قتل کیا جائے۔" اور جلایا جائے۔

۲۔ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْأً وَ تُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَ تُؤَدِّى الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَ تَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا اَبَدًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا. (مسلم شریف جلد اول ص ۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اور عرض کرنے لگا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم ایسے علم کی طرف میری رہنمائی فرمائیں کہ جس کو اختیار کرنے سے میں جنت میں چلا جاؤں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو" اس دیہاتی نے کہا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان احکام میں میں نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ کمی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا ''جو شخص کسی جنتی کے دیکھنے سے خوش ہوتا ہے اس شخص کو دیکھ لے''

۳۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ یُؤْمِنُوْا بِیْ وَبِمَا جِئْتُ بِہٖ. (مسلم شریف جلد اول ص ۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے اس وقت تک لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور ایمان لائیں مجھ پر اور جو کچھ میں لایا ہوں اس پر۔

ہمارا اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ ذات میں، نہ صفات میں، نہ افعال میں، نہ احکام میں اور نہ اسماء میں، نہ وہ کسی کا باپ ہے نہ بیٹا، نہ اس کی بیوی، جو اسے باپ یا بیٹا بنائے یا اس کے لیے بیوی ثابت کرے کافر ہے بلکہ جو ممکن بھی کہے گمراہ بددین ہے۔

# صداقت باری تعالیٰ اور قرآن

۱. وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا. (سورۃ نساء آیت نمبر ۸۷ پ ۵)

اور اللہ (عزوجل) سے زیادہ کسی کی بات سچی۔

۲. وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلاً (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۲۲ پ ۵)

اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ کس کی بات سچی۔

۳. وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا. (سورۃ انعام)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ (عزوجل) پر جھوٹ باندھے۔

۴. قُلْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْکَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ.

(سورۃ یونس آیت نمبر ۶۹ پارہ نمبر ۱۱)

تم فرماؤ وہ جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں ان کا بھلا نہ ہوگا۔

## تفسیر

۱۔ تفسیر بیضاوی میں ہے

لَا یَتَطَرَّقُ لُکَذِبُ اِلٰی خَبَرِہٖ بِوَجْہٍ لِاَنَّہٗ نَقْصٌ وَھُوَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰی مُحَالٌ.

(بیضاوی شریف)

جھوٹ اللہ تعالیٰ کی خبر میں کسی طرح راہ نہیں پا سکتا کیونکہ وہ نقص ہے اور نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

۲. تفسیر کبیر میں ہے اِنَّ تَجْوِیْزَ الْکِذْبِ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ.

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ کو تجویز کرنا محال ہے۔

فائدہ: قرآن پاک اور تفاسیر سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال اور ناممکن ہے۔

عقیدہ اہلسنت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر کمال و خوبی کا جامع ہے اور ہر اس چیز سے جس میں عیب و نقصان ہو پاک ہے یعنی عیب و نقصان کا اس میں ہونا محال ہے۔ مثلاً جھوٹ، دغا، خیانت، ظلم، جہل، بے حیائی وغیرہم عیوب اس پر قطعاً محال ہیں

# اطاعت رسول ﷺ اور قرآن

۱ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ. (سورۃ نساء آیت نمبر ۸۰ پارہ نمبر ۵)

جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

۲ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ. (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲ پارہ نمبر ۳)

تم فرماؤ کہ حکم مانو اللہ عز وجل کا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

۳ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ.

(سورۃ انفال آیت نمبر ۲۴ پارہ نمبر ۹)

اے ایمان والو اللہ (عز وجل) اور اس کے رسول (علیہ السلام) کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ۔

۴ وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلَی النَّاسِ یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ.

(سورۃ توبہ آیت نمبر ۳ پارہ نمبر ۱۰)

اور منادی پکار دیتا ہے اللہ (عز وجل) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سب لوگوں میں بڑے حج کے دن۔

۵ وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا. (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۳۶ پارہ نمبر ۲)

اور کسی مسلمان مرد نہ مسلماں عورت کو (حق) پہنچتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کچھ حکم فرما دیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار ہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا، بے شک وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہے۔

# اطاعت رسول ﷺ اور حدیث

۱۔ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ.

(ابن ماجہ شریف ص۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی''

عقیدۂ اہلسنت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت وفرمانبرداری ہے اور کوئی شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوسکتا اور ایسے شخص کے تمام اعمال مردود ہوں گے۔

بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ

خلافِ پیمبر کسے راہ گزید
کہ رھگز بمنزل نخواھد رسید

# تعظیم رسول ﷺ قرآن

۱ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ
اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورۃ اعراف آیت نمبر ۱۵۷ پارہ نمبر ۹)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا، وہی بامراد ہوئے۔

۲ وَتُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا.

(سورۃ فتح ایت نمبر ۹ پارہ نمبر ۲۶)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ عزوجل کی پاکی بولو۔

۳ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ
اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ. (سورۃ حجرات آیت نمبر ۱ پارہ نمبر ۲۶)

اے ایمان والو! اللہ (عزوجل) اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرو بے شک اللہ (عزوجل) سنتا جانتا ہے۔

۴ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا
تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَهْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ
لَا تَشْعُرُوْنَ. (سورۃ حجرات آیت نمبر ۲ پارہ ۲۶)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

فائدہ: مذکورہ آیات سے معلوم ہوا کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم

ضروری ہے اور آپ ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔

# تعظیم رسول ﷺ اور حدیث

۱ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ (اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ). (سورۃ حجرات آیت نمبر۲ پارہ ۲۶)
جَلَسَ ثَابِتٌ فِىْ بَيْتِهٖ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مَعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا شَانُ ثَابِتٍ اَشْتَكٰى قَالَ سَعْدٌ اَنَّهُ لَجَارِىْ وَمَا عَلِمْتُ لَهٗ بِشَكْوٰى قَالَ فَاَتَاهُ سَعْدٌ فَذَكَرَ لَهٗ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ اِنِّىْ مِنْ اَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (مسلم شریف جلد اول ص ۷۵)

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا جب آیت کریمہ نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا (لآیہ) ترجمہ اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

اس آیت کو سننے کے بعد حضرت ثابت بن قیس اپنے گھر میں بیٹھ گئے اور کہنے لگے "میں جہنمی ہوں" جب کئی دن بارگاہِ رسالت میں حاضر نہ ہوئے تو حضور صلی اللہ

علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ سے پوچھا ''اے ابوعمرو (حضرت) ثابت کا کیا حال ہے۔ کیا بیمار ہو گئے''

حضرت سعد نے عرض کی ''وہ میرے پڑوسی ہیں وہ بیمار ہوتے تو مجھے علم ہوتا'' اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت ثابت کے پاس گئے اور انہیں بتلایا کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بارے میں پوچھ رہے تھے'' حضرت ثابت نے جواب دیا کہ آیت (مذکورہ) نازل ہوئی ہے۔ تم خوب جانتے ہو کہ میری آواز تم سب سے بلند ہے لہٰذا میں جہنمی ہوں۔''

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ (حضرت ثابت) جنتی لوگوں میں سے ہے۔''

فائدہ: اس حدیث پاک میں رسول پاک کی تعظیم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ثبوت ہے آپ ہر ایک کے ایمان و کفر و اخلاص اعمال اور خاتمہ اور اس کے انجام سے باخبر ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام کی آواز پر آواز بلند نہ ہونے کا مقصد ہے کہ اس طرح آواز اونچی نہ ہو جس سے بے ادبی ہو۔ مطلق اونچی آواز سے منع نہیں کیا گیا جیسا کہ حدیث پاک سے واضح ہے۔ اسی حدیث پاک میں حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کا سرکار علیہ السلام کا کمال ادب واحترام کرنے اور جنتی ہونے کا اظہار بھی ہے۔

۲۔ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطَالَ حَتّٰی هَمَمْتُ بِاَمْرِ سُوْءٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا هَمَمْتَ بِہٖ قَالَ هَمَمْتُ اَنْ اَجْلِسَ وَاَدَعَہٗ۔ (مسلم شریف جلد نمبر ۱ ص ۲۶۴)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ''میں نے ایک رات

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نماز پڑھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت لمبا قیام فرمایا یہاں تک کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کرلیا" راوی نے حضرت ابن مسعود سے پوچھا "آپ نے کس چیز کا ارادہ کیا تھا" حضرت ابن مسعود نے بیان کیا میں نے ارادہ کیا تھا کہ "حضور علیہ السلام کو قیام میں چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔"

فائدہ: علامہ نووی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف حضور علیہ السلام کے ادب و تعظیم کی وجہ سے نہیں بیٹھے۔

عقیدۂ اہلسنت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر فرض عین ہے بلکہ تمام فرائض کی اصل ہے۔نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ فرائض ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے ادا نہ کرنے والا گنہگار ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واحترام تمام فرائض کی جان ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

مولیٰ علی نے واری تیری نیند پر نماز
وہ بھی عصر جو سب سے اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار ہیں۔ جاں اپنی دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض و غرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

ہمارے نزدیک تو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم واحترام ضروری ہے۔ان کی گستاخی کرنے والا کافر ہے۔

# علم غیب اور قرآن

۱۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ. (پارہ نمبر ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۱۸۹)

اللہ (عزوجل) کی شان یہ نہیں ہے کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے ہاں اللہ (عزوجل) چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے۔

۲۔ وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا.

(سورۃ النسآء آیت نمبر ۱۱۳ پارہ نمبر ۵)

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ (عزوجل) کا تم پر بڑا فضل ہے۔

۳۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا ○ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ.

(سورۃ جن آیت نمبر ۲۶-۲۷ پارہ نمبر ۲۹)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے۔

۴۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ. (سورۃ تکویر آیت نمبر ۲۴ پارہ نمبر ۳۰)

اور یہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

۵۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ.

(سورۃ نحل آیت نمبر ۸۹ پارہ نمبر ۱۴)

اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

۶۔ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتَابٍ مُّبِيْنٍ.

(سورۃ انعام آیت نمبر ۵۹ پارہ نمبر ۷)

اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک (چیز) مگر وہ (لکھی ہوئی ہے) روشن کتاب میں۔

۷. وَ تَفْصِيْلَ الْكِتَابِ لَارَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

(سورۂ یونس آیت نمبر ۳۷ پارہ نمبر ۱۱)

اور لوح محفوظ میں جو کچھ لکھا ہے سب کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں پروردگار عالم کی طرف سے ہے۔

۸ وَتِلْكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ.

(سورۂ ہود آیت نمبر ۴۹ پارہ نمبر ۱۲)

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

۹. كُلُّ صَغِيْرٍ وَّ كَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ. (سورۂ قمر آیت نمبر ۵۳ پارہ نمبر ۲۷)

ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔

۱۰. وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ.

(سورۂ نمل آیت نمبر ۷۵ پارہ نمبر ۲۰)

اور جتنے غیب ہیں آسمان اور زمین کے سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں۔

۱۱. اَلرَّحْمٰنُ○ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. (سورۂ رحمٰن آیت نمبر ۲۱ پارہ نمبر ۲۷)

رحمٰن نے (اپنے محبوب) کو قرآن سکھایا۔

# علم غیب اور حدیث

۱. حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قَامَ فِيْنَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذَالِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَ نَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ. (بخاری جلد نمبر ۱ ص ۴۵۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے ایک مقام میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوق کی پیدائش کی خبر ہمیں دی یہاں تک کہ جنتی اپنے مقام پر پہنچ گئے اور جہنمی اپنے مقام پر۔ پس اسے یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا۔

۲۔ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِھَھَا فَلَمَّا اُکْثِرَ عَلَیْہِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَّنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ فَقَامَ اٰخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ سَالِمٌ مَّوْلٰی شَیْبَۃَ فَلَمَّا رَاٰی عُمَرُ مَا فِیْ وَجْھِہٖ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔

(بخاری جلد نمبر ۱ ص ۱۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو آپ کے مزاج گرامی کے موافق نہ تھیں۔ جب پوچھنے پر اصرار کیا گیا تو آپ کو جلال آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا سَلُوْنِیْ عَمَّا شِئْتُمْ مجھ سے پوچھو جو چاہتے ہو ایک شخص بولا ''میرا باپ کون ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حُذَافَہ پھر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اس نے پوچھا ''میرا باپ کون ہے؟'' یارسول اللہ؟ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تیرا باپ سالم ہے جو مولیٰ ہے شیبہ کا''۔

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارکہ پر (جلال کے) آثار دیکھے تو عرض کیا ''ہم اللہ کے حضور توبہ کرتے ہیں''

۳۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنُ خَلَّادِنِ الْاَنْصَارِیْ عَنْ اُمِّ وَرَقَۃَ بِنْتِ نَوْفَلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا غَذَا بَدْرًا قَالَتْ قُلْتُ لَہٗ یَارَسُوْلَ

اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فِی الْغَزْوِ مَعَکَ اُمَرِّضُ مَرْضَاکُمْ لَعَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّرْزُقَنِیْ شَہَادَۃً قَرِّیْ فِیْ بَیْتِکِ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَرْزُقُکِ الشَّہَادَۃَ قَالَ کَانَتْ تُسَمَّی الشَّہِیْدَۃَ.

(ابوداؤد جلد نمبر ۱۔۹۴)

حضرت عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام ورقہ بنت نوفل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا جب حضور علیہ الصلوٰۃ السلام غزوہ بدر فرمانے لگے۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے بھی اپنے ساتھ جہاد کی اجازت دیجئے کہ میں بیماروں کی تیمارداری کروں گی۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرمادے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم اپنے گھر میں رہو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہیں شہادت عطا فرمائے گا'' راوی کا بیان ہے ان کا نام شہیدہ پڑ گیا۔

فائدہ: حضرت ام ورقہ بنت نوفل کے ایک غلام اور لونڈی نے ان کو شہید کیا تھا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی ان کو یہ خوشخبری دے دی تھی۔

۴. عَنْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِھِمْ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیٌّ وَصِدِّیْقٌ وَّشَہِیْدَانِ.

(ترمذی نمبر ۲۱۰ ج ۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے کہ بیشک حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت ابوبکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر چڑھے تو وہ حرکت کرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک

نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

فائدہ: حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام غیب کی خبریں جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر کی صداقت سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی کی شہادت کی خبر دی۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ) اَیْنَ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فِی النَّارِ.

(ابوداؤد جلد ثانی نمبر ۳۰۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ کہاں ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارا باپ جہنم میں ہے"۔

# علم ما کان و مایکون اور قرآن

## جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے کا علم

۱۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ. (سورۃ الرحمٰن پارہ نمبر ۲۷)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کو بیان سکھایا۔

تفسیر صاوی میں ہے۔

وَقِیْلَ هُوَ مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ الْاِنْسَانُ الْکَامِلُ وَالْمُرَادُ بِالْبَیَانِ عِلْمُ مَا کَانَ وَمَایَکُوْنُ وَمَا هُوَ کَائِنٌ.

(تفسیر صاوی مصری جلد نمبر ۴ ص ۱۲۹)

بعض نے کہا انسان تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں وہی انسان کامل ہیں اور بیان

سے مراد علم ما کان و مایکون ہے جو ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے۔

۱. حَدَّثَنِی اَبُو زَیْدٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ وَخَطَبَنَا حَتّٰی حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰی ثُمَّ صَعِدَ الْمِنبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا (مسلم شریف ص ۳۹۰)

حضرت ابوزید سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ "ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی اور منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز ظہر کا وقت ہوگیا۔ پھر منبر سے اتر کے نماز (ظہر) پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کا وقت ہوگیا پھر منبر سے نیچے جلوہ فگن ہوئے۔ نماز عصر پڑھائی پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا جو کچھ ہوگیا اور جو کچھ ہونے والا تھا اس کی خبر دی تو ہمارا سب سے بڑا عالم سب سے بڑا ان کا حافظ ہے۔

۲. قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ اَوْقَالَ فِيْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَافِی الْاَرْضِ.

(ترمذی نمبر ص ۱۵۵ ج ۲)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "پھر اللہ تعالی نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنی چھاتی میں یا فرمایا اپنے سینہ میں پائی اور میں نے زمین وآسمان میں جو کچھ ہے سب جان لیا"۔

# علوم خمسہ

علوم خمسہ سے مراد ہے: ۱۔ قیامت کا علم ۲۔ بارش کب ہوگی
۳۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے ۴۔ کل کیا ہوگا ۵۔ کون کہاں مرے گا
حضور علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا سے ان پانچوں چیزوں کا علم رکھتے ہیں۔

# فلاں کب اور کہاں مرے گا

۱۔ قَالَ اَنَسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ وَهٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَّوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا وَّوَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَاجَاوَزَ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَبِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخِذَ بِاَرْجُلِهِمْ فَسُحِبُوْا فَاُلْقُوْا فِیْ قَلِيْبِ بَدْرٍ.

(ابوداؤد جلد ثانی ص ۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غزوہ بدر کے موقع پر) ''کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا اور کل یہ فلاں کے مرنے کی جگہ ہوگی اور زمین پر اپنا دست مبارک رکھا (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی ذرا بھی ادھر ادھر نہ ہوا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق حکم فرمایا تو انہیں پیروں

سے پکڑ کر گھسیٹا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

## کل (آئندہ آنے والی) کی اطلاع دی کہ تمہاری کامیابی ہوگی

۳. قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ هٰذِهِ الرَّایَةَ غَدًا رَجُلاً یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ یُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

(بخاری شریف جلد نمبر۲ ص ۶۰۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ’’حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن فرمایا کہ کل میں یہ جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ وہ (شخص) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علہ وسلم کو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے دوست رکھتے ہیں۔‘‘

# قیامت کا علم

۳. عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ. (مشکوٰۃ ص ۴۸۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’میں اور قیامت مثل ان دو انگلیوں (درمیانی اور شہادت والی انگلی) کے ہیں۔

# بارش کا علم

۴. ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ مَطَرًا کَاَنَّہُ الطَّلُّ فَیَنْبُتُ مِنْہُ اَجْسَادُ النَّاسِ.
(مشکوٰۃ ص ۴۸۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (قیامت کی علامتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش اوس کی طرح نازل فرمائے گا جس سے لوگوں کے جسم پیدا ہوں گے۔

# ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

۵. تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا یَکُوْنُ فِیْ حَجْرِکِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَۃُ الْحُسَیْنَ فَکَانَ فِیْ حَجْرِیْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.
(مشکوٰۃ ص ۵۷۲)

حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ جو تیری گود میں پرورش پائے گا تو حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں پلے جیسا حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

عقیدۂ اہلسنت: اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب بالذات ہے اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام (رحمۃ اللہ علیہم) بعطائے خداوندی غیب جانتے ہیں جن آیات میں بظاہر علم غیب کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد ذاتی علم غیب ہے ورنہ وہ آیات جن سے علم غیب عطائی کا ثبوت ہو رہا ہے ان کا کیا مطلب ہے؟ جو لوگ انبیاء علیہم السلام بلکہ

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں۔ وہ قرآن پاک کی اس آیت کے مصداق ہیں۔

اَفَتُؤمِنُونَ بِبَعْضِ الْکِتَابِ وَ تَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ.

(پ۲ آیت ۸۵)

یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں مانتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں ایسے لوگ یہودیوں والا طریقہ اپنائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ آپ کے پیش نظر ہے۔ سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دیدار سے بھی مشرف فرمایا۔ امام احمد رضا بریلوی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کرتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

# نورانیت مصطفیٰ ﷺ اور قرآن

۱. قَدۡ جَآءَ کُمۡ مِنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیۡنٌ.

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۱۵ پارہ نمبر ۶)

بے شک اللہ عزوجل کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

۲. یُرِیۡدُوۡنَ اَنۡ یُّطۡفِؤُا نُوۡرَ اللّٰهِ بِاَفۡوَاهِهِمۡ وَیَاۡبَی اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنۡ یُّتِمَّ نُوۡرَهٗ وَلَوۡ کَرِهَ الۡکٰفِرُوۡنَ. (سورۃ توبہ آیت نمبر ۳۲ پارہ نمبر ۱۰)

چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور اپنے منہ سے بجھاویں اور اللہ نہ مانے گا مگر اپنے نور کا پورا کرنا اگر چہ برا مانیں کافر۔

۳. مَثَلُ نُوۡرِهٖ کَمِشۡکٰوةٍ فِیۡهَا مِصۡبَاحٌ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَةٍ.

(سورۃ نور آیت نمبر ۳۵ پارہ نمبر ۸)

اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے۔

۴. وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذۡنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا.

(سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۴۶ پارہ نمبر ۲۲)

اور اللہ عزوجل کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔

۵. وَالنَّجۡمِ اِذَا هَوٰی. (سورۃ نجم آیت نمبر ۱ پارہ نمبر ۲۷)

اس پیارے چمکتے تارے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب یہ معراج سے اترے۔

فائدہ: قَدۡ جَآءَ کُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ کی تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اس نور سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم کی ذات ہے۔

# نورانیت مصطفیٰ اور حدیث

۱. اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ. (حدیث صحیح مدارج النبوت ص۲ ج۲)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سب سے پہلے جو شے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا''۔

۲. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا. (مسلم ص۲۶۱ جلد اول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا فرمائی ''اے مولیٰ تعالیٰ میرے دل میں نور کردے، میری زبان میں نور کردے، میرے کانوں میں نور کردے، میری آنکھوں میں نور کردے، میرے پیچھے نور کردے، میرے سامنے نور کردے، میرے اوپر نور کردے، میرے نیچے نور کر دے۔ اے مولیٰ مجھے نور کردے'' ایک روایت میں ہے وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا ''اے اللہ مجھے نور بنا'' (مسلم جلد اول ص۲۶۱)

فائدہ: یہ دعا اس امر کے اظہار کے لیے تھی کہ واقع میں حضور صلی اللہ علیہ سلم نور ہیں۔ یہ مقصد نہیں کہ ابھی نور ہونا باقی تھا۔

(افضل القری امام ابن حجر مکی) (مسئلہ نور علامہ ابوداؤد محمد صادق)

۳. حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنْ نُوْرِیْ یعنی میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور اہل ایمان میرے نور سے''

(مکتوبات امام حضرت مجدد الف ثانی ج۳ ص۳۲۶)

۴۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ. (ترمذی ص۲۰۱ ج۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ''اس وقت جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے''۔

فائدہ: حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور تخلیق سے پہلے آپ کا نبی ہونا نورانیت کی واضح دلیل ہے چونکہ بشریت کا آغاز تو حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔

عقیدہ اہلسنت: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل بشر اور نور بنا کر مبعوث فرمایا۔ بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ کوئی شخصیت بشریت و نورانیت دونوں چیزوں سے کیسے مشرف ہوسکتی ہے۔ ایسے نادان لوگ درحقیقت اللہ تعالیٰ کی کمال قدرت کا انکار کرنے والے ہیں حالانکہ جس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اسی اللہ تعالیٰ نے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے فرزند ارجمند احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے مثل بشر اور نور بنا کر مبعوث فرمایا۔''

# بشریت مبارکہ اور قرآن

۱۔ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ.

(سورۃ کہف آیت نمبر ۱۱۰ پارہ نمبر ۱۶)

تم فرماؤ ظاہر صورتِ بشری میں تو تم جیسا ہوں (میری طرف) وحی آتی ہے۔

فائدہ: اس آیت مبارک سے جو لوگ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر خیال کرتے ہیں وہ صحیح نہیں اس لیے کہ تفاسیر مبارکہ کی روشنی میں ایک تو ''بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ'' کا قول تواضع کے طور پر ہے۔ دوسرا ''ظاہری صورتِ بشری'' کے لحاظ سے یہ قول ہے حقیقت و جامعیت کے لحاظ سے نہیں۔ تیسرا جو فرمایا گیا ہے کہ میرا اور تمہارا ایک ہی ''الٰہ'' ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ ''بشر مثلکم'' کا قول سب کا ''الٰہ'' ایک ہونے اور سب کا اس کی مخلوق ہونے کے لحاظ سے ہے لہٰذا ان تینوں صورتوں کو نظر انداز کر کے مطلقاً یہ کہتے پھرنا کہ آپ ہمارے جیسے بشر ہیں۔ بڑی جہالت وحماقت اور بارگاہِ رسالت میں جسارت (گستاخی) ہے۔ جو امتی ہے وہ غلام ہے اور جو غلام ہے وہ آقا کی مثل اور ہمسر نہیں ہو سکتا جیسا کہ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

# بشریت مبارکہ اور حدیث

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِى الصَّوْمِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَيُّكُمْ مِّثْلِىْ.

(بخاری شریف ج ۱ص ۲۶۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''آپ تو مسلسل روزے رکھتے ہیں''

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَیُّکُمْ مِّثْلِیْ تم میں سے میری مثل کون ہے؟ ...... ایک اور حدیث میں یوں بھی آتا ہے اِنِّیْ لَسْتُ کَھَیْئَتِکُمْ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ (بخاری شریف جلد نمبر اص)

# انبیاء علیہم السلام کو اپنے جیسا بشر کہنا

۱. قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ. (سورۃ الحجرات آیت ۳۳ پارہ ۱۴)

بولا (شیطان) مجھے زیبا نہیں کہ میں بشر کو سجدہ کروں۔

فائدہ: مخلوقات میں سے نبی کو بشر کہنے والا سب سے پہلے شیاطن ہے۔ اب جو کوئی نبی کی برابری کے لیے بشر کہے شیطان کی پیروی کرتا ہے۔

۲. فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ.

(سورۃ مومنون آیت نمبر ۲۴ پارہ نمبر ۱۸)

تو اس قوم کے جن سرداروں نے کفر کیا بولے یہ تو نہیں مگر تم جیسا آدمی۔

۳. قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا. (سورۃ یٰسین آیت ۱۵ پارہ ۲۲)

بولے تم تو نہیں مگر ہم جیسے آدمی۔

عقیدۂ اہلسنت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل بشر ہیں آپ کی بشریت کا انکار کرنے والا کافر ہے لیکن ہمیں ان لوگوں سے اختلاف ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا بشر خیال رکتے ہیں حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم کو اپنے جیسا بشر کہنا کفار کا طریقہ ہے۔ صحابہ کرام کا تو یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا انسان کا نہ کبھی پیدا ہوا نہ ہوگا یعنی آپ بے مثل بشر اور بے مثل انسان ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ نے اسی چیز کو یوں بیان فرمایا۔

اللہ کی سرتا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ

# تبرکات اور قرآن

۱۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِيْ يَأْتِ بَصِيْرًا۔

(سورۃ یوسف آیت ۹۳ پارہ ۱۳)

میرا یہ کرتا لے جاؤ اسے میرے باپ کے منہ پر ڈالو ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات ان کے جسم سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافع بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ تو وہ حضرات خود بھی یقیناً دافع بلا اور مشکل کشاء ہوتے ہیں۔

۲۔ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَ شَرَابٌ۔

(سورۃ ص آیت ۴۲ پارہ ۲۳)

ہم نے فرمایا زمین پر پاؤں مار یہ ہے ٹھنڈا چشمہ نہانے اور پینے کو۔

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے پاؤں کا دھوون بھی شفاء ہوتا ہے۔

۳۔ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ (سورۃ بقرۃ آیت ۲۴۸ پارہ ۲)

اور ان سے ان کے نبی علیہ السلام نے فرمایا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں۔ معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے فرشتے بے شک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لیے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

# تبرکات اور حدیث

۱۔ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِیْ اِنْطَلِقْ اِلَی الْمَنْزِلِ فَاَسْقِیَکَ فِیْ قَدَحٍ شَرِبَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ تُصَلِّیَ فِیْ مَسْجِدٍ صَلّٰی فِیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ فَاَسْقَانِیْ سَوِیْقًا وَاَطْعَمَنِیْ تَمْرًا وَصَلَّیْتُ فِیْ مَسْجِدِہٖ. (بخاری جلد۲ ص۱۰۹۱)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ”میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبداللہ بن سلام ملے۔ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میرے گھر چلو تا کہ میں تجھے اس پیالے میں پلاؤں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نماز پڑھی پھر میں اس کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے، کھجوریں کھلائیں اور میں نے ان کی مسجد میں نماز پڑھی۔“

۲۔ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ اِمْرَاَۃٌ بِبُرْدَۃٍ قَالَ سَھْلٌ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَۃُ؟ قَالَ نَعَمْ ھِیَ الشَّمْلَۃُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِیَتِھَا قَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ نَسَجْتُ ھٰذِہٖ بِیَدِیْ اَکْسُوْکَھَا فَاَخَذَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَیْھَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّھَا لَاِزَارُہٗ فَجَسَّھَا رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُکْسُنِیْھَا قَالَ نَعَمْ فَجَلَسَ مَاشَاءَ اللّٰہُ فِی الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاھَا ثُمَّ اَرْسَلَ بِھَا اِلَیْہِ فَقَالَ لَہُ الْقَوْمُ مَا اَحْسَنْتَ سَاَلْتَھَا اِیَّاہُ وَقَدْ عَرَفْتَ اَنَّہٗ لَا یَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰہِ مَا سَاَلْتُھَا اِلَّا لِتَکُوْنَ کَفَنِیْ یَوْمَ اَمُوْتُ قَالَ سَھْلٌ فَکَانَتْ کَفَنَہٗ. (بخاری جلد ثانی ص ۸۶۵)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت چادر لے کر حاضر ہوئی۔ اس عورت نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ چادر آپ کے استعمال کرنے کے لیے میں نے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے'' پس حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر قبول کر لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر آپ اسے ازار کی جگہ باندھ کر ہمارے پاس تشریف لائے لوگوں میں سے ایک آدمی نے اسے چھوا اور عرض کرنے لگا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجھے پہنا دیجئے'' آپ نے فرمایا ''اچھا'' پھر آپ مجلس میں تشریف فرما رہے جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پھر جب واپس تشریف لے گئے تو چادر لپیٹ کر اس کے پاس بھیج دی۔ لوگوں نے اس سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم نے یہ چادر مانگ لی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ آپ سائل کو رد نہیں فرماتے۔ اس آدمی نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے یہ اس لیے مانگی ہے کہ جس دن میں مروں تو یہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ وہ اس کا کفن بنی۔

۳۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهٗ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهٗ شِقَّهُ الْاَيْسَرَ فَحَلَقَهٗ فَقَالَ اِقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ.

(ترمذی ص ۱۱۱ جلد اول)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد اپنا قربانی کا جانور ذبح کیا۔ پھر آپ حجام کی طرف اپنے سر مبارک کا دایاں حصہ کیا اس نے مونڈا آپ نے وہ بال مبارک حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیئے پھر دوسرا حصہ حجام کی سامنے رکھا اس نے اسے مونڈا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یہ بال (موئے مبارک) لوگوں میں تقسیم کردو''۔

عقیدہ اہلسنت: انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رحمتہ اللہ علیہم کے اجسام مبارکہ اللہ کے فضل وکرم سے منبع فیوض و برکات ہیں۔ اور جس چیز کو بھی ان سے نسبت ہوگئی وہی برکت والی ہوگئی اور پھر جن خوش نصیب حضرات کو یہ برکت والی چیز مل گئی ان کے وارے نیارے ہو گئے۔

# ذکر میلاد اور قرآن

۱۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

(سورۃ آل عمران آیت ۱۶۴ پارہ ۴)

بے شک اللہ (عزوجل) کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بھیجا۔

۲۔ هُوَالَّذِىْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

(سورۃ توبہ آیت ۳۳ پارہ ۱۰)

وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا۔

۳۔ يٰۤاَيُّهَاالنَّاسُ قَدْجَاءَ كُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

(سورۃ نساء آیت ۱۷۴ پارہ ۶)

اے لوگو! بے شک تمہارے پاس اللہ (عزوجل) کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی۔

۴۔ لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ توبہ آیت ۱۲۸ پارہ ۱۱)

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان۔

۵۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ

(سورۃ انبیاء آیت ۱۰۷ پارہ ۱۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

۶ ۔ قَدْ جَاءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ.

(سورۃ مائدہ آیت ۱۵ پارہ ۶)

بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

۷ ۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتَابٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ.

(سورۃ آل عمران آیت ۸۱ پارہ ۳)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور بر ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

۸ ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْجَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَاءَ.

(سورۃ مائدہ ایت ۲۰ پارہ ۶)

اور جب (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا اپنی قوم سے اے میری قوم اللہ تعالیٰ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو کہ تم میں سے پیغمبر کئے۔

۹ ۔ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ.

(سورۃ ابراہیم آیت ۵ پارہ ۱۳)

اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

۱۰. قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ.

(سورۃ یونس آیت ۵۸ پارہ ۱۱)

تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ بہتر ہے ان تمام چیزوں سے جن کو وہ جمع کرتے ہیں۔

۱۱. وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ.

(سورۃ الضحیٰ آیت ۱۱ پارہ ۳۰)

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

فائدہ: مذکورہ آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا تذکرۂ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرنا طریقہ خداوندی ہے۔ لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا ذکر ہے اور مِنْ اَنْفُسِکُمْ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب نامہ کا ذکر ہے اور عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ رَّحِیْمٌ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات (تعریفات) کا ذکر ہے۔ محفل میلاد میں بھی ان ہی چیزوں کا بیان ہوتا ہے۔

# ذکر میلاد اور حدیث

۱. عَنْ وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِبْرَاھِیْمَ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ بَنِیْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ بَنِیْ کِنَانَۃَ قُرَیْشًا وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ.

(ترمذی ص ۲۰۱ ج ۲)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب فرمایا اور اولادِ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کنانہ کو، بنو کنانہ سے قریش کو قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔

۲. عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ. (مسلم شریف جلد۱ ص ۳۶۸)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے پیر کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

۳. لَمَّامَاتَ اَبُوْ لَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَةٍ قَالَ لَہٗ مَا ذَا لَقِیْتَ قَالَ اَبُوْ لَھَبٍ لَمْ اَلْقَ بَعْدَکُمْ غَیْرَ اِنِّیْ سُقِیْتُ فِیْ ھٰذِہٖ بِعَتَاقَتِیْ ثُوَیْبَةَ.

(بخاری جلد۲ ص ۷۶۴)

جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے برے حال میں دیکھا اس نے پوچھا تمہارے ساتھ کیا گزری؟ ابولہب نے جواب دیا کہ ”تم سے جدا ہوتے ہی سخت عذاب میں مبتلا ہو گیا ہوں سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اس (انگلی) میں سے مجھے پانی پلا دیا جاتا ہے۔“

۴. عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ”اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا“. وَعِنْدَہٗ یَھُوْدِیٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَةُ لَاتَّخَذْنَا یَوْمَھَا عِیْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّھَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ یَوْمِ عَرَفَةَ.

(ترمذی شریف ص ۱۳۰ ج ۲)

حضرت عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پڑھی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ الایۃ ان کے پاس ایک یہودی تھا کہنے لگا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید بناتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ''یہ دو عیدوں جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی''۔

فائدہ: بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف دو ہی عیدیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ اور کسی تیسرے دن کو عید کہنا بدعت ہے حالانکہ اس حدیث پاک میں جمعہ اور عرفہ کو بھی عید قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص نعمت ملے اس دن کو ''عید'' کا دن کہنا درست ہے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔ (سورۃ المائدہ آیت ۱۱۴ پ ۷)

''اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی''۔

امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث ہے: ''مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) نِعْمَۃُ اللّٰہِ''۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی نعمت ہیں لہٰذا اس دن کو عید میلاد کہنا درست ہے۔

شیخ محقق محدث دہلوی علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا۔

ابولهب بولادت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کرو درعذاب دی تخفیف کر۔ روز دو شنبه ازوے عذاب برداشت چنانکه درحدیث آمده ست و دریجا سندست و اهل موالید راکه در شب میلاد آنحضرت صلی الله علیه وسلم سرور کنند و بزل اموال

نمایند۔ (مدارج النبوت جلد دوم ص)

ابولہب کی حضور علیہ السلام کے میلاد کی خوشی کے عوض میں عذاب سے تخفیف ہوئی۔ پیر کے دن اس سے عذاب اٹھالیا جاتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے تو اسی جگہ سے میلاد شریف کرنے والوں کے لیے سند (دلیل) میلاد کی ہوئی کہ وہ اس دن خوشی کریں اور اپنے مال خرچ کریں۔

عقیدۂ اہلسنت: عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ فقط جائز و مباح بلکہ مستحب و مستحسن ہے اور مؤجب اجر وثواب اور باعث خیر و برکت ہے۔ جیسا کہ آیات مبارکہ و احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے۔

# حاضر وناظر اور قرآن

○ وَیَکُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَیۡکُمۡ شَھِیۡدًا. (سورۃ بقرہ ۱۴۳ پ ۲)

اور یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے نگہبان اور گواہ۔

○ اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِھِمۡ.

(سورۃ الاحزاب آیت ۲ پارہ ۲۱)

نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ قریب ہے۔

فائدہ: اولیٰ کا معنی زیادہ قریب، زیادہ مالک اور زیادہ حقدار ہے تینوں درست ہیں۔

○ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا.

(سورۃ الفتح آیت ۸ پارہ ۲۶)

بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشی اور ڈر سناتا۔

○ وَمَا کَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَھُمۡ وَاَنۡتَ فِیۡھِمۡ.

(سورۃ انفال آیت ۳۳ پارہ ۹)

اور اللہ تعالیٰ کا کام نہیں کہ ان پر عذاب کرے جب تک اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تم ان میں تشریف فرما ہو۔

○ وَجِئۡنَا بِکَ عَلٰی ھٰۤؤُلَآءِ شَھِیۡدًا

(سورۃ نساء آیت ۴۱ پارہ ۵)

اور اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔

○ وَفِیۡکُمۡ رَسُوۡلُهٗ.

(سورۃ آل عمران آیت ۱۰۱ پارہ ۴)

اور تم میں اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما ہے۔

# حاضر و ناظر اور حدیث

۱۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ حَدَّثَھُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ فَیُقْعِدَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ

(بخاری شریف جلد اول ۱۸۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ”جب انسان قبر میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے ورثاء چلے جاتے ہیں۔ تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اسے بٹھا کر سوال کرتے ہیں۔ کہ تو اس شخص (انسان کامل محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے“۔

۲۔ وَاَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ وَاِنِّیْ وَاللّٰہِ لَاَنْظُرُ اِلٰی حَوْضِیَ الْاٰنَ

(بخاری جلد ۲ ص ۹۷۵)

اور میں تم پر حاضر ناظر (گواہ) ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں اپنے حوض کی طرف اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

۳۔ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیُقْظَۃِ

(مسلم شریف ص ۲۴۲ جلد ثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ ”جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ حالت بیداری میں بھی میری زیارت سے مشرف ہوگا۔

فائدہ: حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ حضور حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہیں اور جہاں چاہتے ہیں جلوہ افروز ہوتے ہیں۔

۴۔ حضور علیہ السلام کی حدیث کے مطابق ہر مسلمان (خواہ عربی ہو یا عجمی) ہر زمانہ میں تشہد کے وقت بصیغۂ خطاب وحاضر حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے۔ (مسلم شریف جلد اول ص ۱۷۳)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات۔

۵. عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ حَتّٰی فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا.

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۳۹۰)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا ہے۔

عقیدۂ اہلسنت: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آج بھی بحیات حقیقی اپنے روضہ مبارک میں تشریف فرما کر ساری کائنات کو ملاحظہ فرما رہے ہیں اور اگر کسی غلام پر مزید کرم فرمانا چاہیں تو تشریف بھی لے آتے ہیں۔

# وسیلہ اور قرآن

۱. یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ.

(سورۃ مائدہ آیت ۳۵ پارہ ۶)

اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

۲. یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۷ پارہ ۱۵)

۳. وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْا.

(سورۃ بقرہ آیت ۸۹ پارہ ۱)

اور اس سے پہلے وہ اس نبی (علیہ السلام) کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔

۴. وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآىِٕهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا.

(سورۃ بقرہ آیت ۶۱ پارہ ۱)

اور جب تم نے کہا اے موسیٰ (علیہ السلام) ہم سے تو ایک کھانے پر ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ زمین کی اگائی ہوئی چیزیں ہمارے لئے نکالے۔ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔

۵. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا. (سورۃ نساء آیت ۶۴ پارہ نمبر ۵)

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں۔ تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ

قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

۶. هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ.

(سورۃ آل عمران آیت ۳۸ پارہ ۳)

یہاں پکارا ذکریا نے اپنے رب کو بولا اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد بے شک تو ہی ہے دعا سننے والا۔

## وسیلہ اور حدیث

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہ خداوندی میں بطور وسیلہ پیش کر کے عرض کرتے ہیں۔

۱. اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ لِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِمْنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

(بخاری جلد اول ص ۱۳۷)

اے اللہ تعالیٰ! بے شک ہم تیری بارگاہ میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور وسیلہ پیش کرتے تھے۔ تو اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا۔ بے شک ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی علیہ السلام کے چچا کو بطور وسیلہ پیش کرتے ہیں۔ پس ہمیں بارش عطا فرما تو ان پر بارش برسائی جاتی۔

۲. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلاً ضَرِيْرَ.

الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ. قَالَ فَادْعُهُ. قَالَ

فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاءَ فَيُحْسِنَ وَضُوْءَهُ وَيَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لَتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

(ترمذی شریف ص ۱۹۷ ج ۲)

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے۔ آپ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور چاہو تو صبر کرو۔ تمہارے لئے بہتر ہے انہوں نے عرض کیا آپ دعا فرمائیں۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْکَ (تا آخر جو اوپر مذکور ہے) یا اللہ! میں تیرے رحمت والے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ یارسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے باری میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہوجائے۔ یا اللہ تو میرے بارے میں حضور علیہ السلام کی شفاعت قبول فرما۔

عقیدہ اہلسنت: حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم بارگاہ الٰہی میں وسیلہ ہیں اور ان کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ آیات مبارکہ واحادیث مبارکہ سے ثابت ہوا۔

# شفاعت اور قرآن

۱. مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۵ پارہ ۳)

وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر اس کے حکم کے۔

۲. وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ. (سورۃ سبا آیت ۲۳ پارہ ۲۲)

اور اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لیے وہ اذن فرمائے۔

۳. یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِیَ لَهٗ قَوْلًا.

(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰۹ پارہ ۱۶)

اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن (اللہ تعالیٰ) نے اذن دے دیا ہے اور اس کی بات پسند فرمائی۔

۴. وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.

(سورۃ نساء آیت ۶۴ پارہ ۵)

اور رسول پاک (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (عزوجل) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

۵. لَا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا.

(سورۃ نبا آیت ۳۸ پارہ ۳۰)

کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمٰن (اللہ عزوجل) نے اجازت دی اور

۶. عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا.

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۹ پارہ ۱۵)

قریب ہے کہ تمہارا رب آپ کو ایسی جگہ کھڑا کرے گا جہاں سب آپ کی حمد کریں گی۔

سُئِلَ عَنھَا قَالَ ھِیَ الشَّفَاعَةُ.

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مقام محمود سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا "اس سے مراد مقام شفاعت ہے۔"

عَنْ اَنسِ بنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَکْثَرُ الْاَنْبِیَاءِ تَبعًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَّقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ.

(مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں جانے کے لئے شفاعت کروں گا اور تمام انبیاء کرام سے زیادہ میرے ماننے والے ہوں گے۔

# شفاعت اور حدیث

۱. جَابِرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِھَا فِیْ اُمَّتِہٖ وَ خَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِّاُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ.

(مسلم شریف جلد اول ص ۱۱۳)

حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں ہر نبی کے لیے ایک دعا ہوتی ہے۔ تحقیق (ہر نبی نے) اپنی امت کے لئے دعا مانگ لی میں نے قیامت کے دن کے لیے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اپنی دعا کو محفوظ رکھا ہے۔

۲. عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ.

(ترمذی جلد ثانی ص ۴۴)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری شفاعت میری امت کے کبیرہ (گناہ) والوں کے لیے ہے۔''

۳. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُوْرَةٌ مِنَ الْقُرآنِ ثَلَاثُوْنَ اٰیَةً تَشْفَعُ لِصَاحِبِهَا حَتّٰی غُفِرَ لَهٗ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْکُ. (ابوداؤد شریف جلد ا ص ۲۰۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ''قران پاک میں تیس آیتوں والی ایک سورت ہے جو اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا اور وہ سورۃ ملک ہے۔''

۴. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُشَفَّعُ الشَّهِیْدُ فِیْ سَبْعِیْنَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ. (ابوداؤد جلد اول ص ۳۴۹)

(حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا۔

عقیدۂ اہلسنت: ''شفاعت'' ثابت وحق ہے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام و اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم بحکم خداوندی قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس شفاعت کو مقبول فرمائے گا اور دوزخیوں کو رہا فرمائے گا۔ البتہ کفار ومشرکین شفاعت سے محروم رہیں گے۔ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا مرتبہ حضور علیہ السلام کے خصائص سے ہے۔ شفاعت کا دروازہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھولیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے دیگر انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام، علماء کرام بھی شفاعت فرمائیں گے بلکہ رمضان، قرآن اور حجر اسود مسلمانوں کے نابالغ بچے بھی شفاعت کریں گے۔ مطلق طور پر شفاعت کا انکار کرنے والا کافر و بے دین ہے۔

# مسئلہ استعانت اور قرآن

۱.  اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا.

(سورۃ مائدہ آیت ۵۵ پارہ ۶)

تمہارے دوست (مددگار) نہیں مگر اللہ (عزوجل) اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان والے۔

۲.  وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ.

(سورۃ بقرہ آیت ۸۷ پارہ ۱)

اور ہم نے پاک روح سے اس کی مدد کی۔

فائدہ: روح القدس حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ہے۔ معلوم ہوا کہ غیر خدا کی مدد شرک نہیں۔

۳.  وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ نَصِیْرًا.

(سورۃ نساء آیت ۷۵ پارہ ۵)

اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے۔

۴.  وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی.

(سورۃ مائدہ آیت ۲ پارہ ۶)

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

۵.  اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ.

(سورۃ بقرہ آیت ۱۵۳ پارہ ۲)

اور صبر و نماز سے مدد چاہو۔

۶. لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ. (سورۃ آل عمران آیت ۸۱ پارہ ۳)

تو ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

۷. قَالَ عِیْسَی بْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ. (سورۃ الصف)

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے حواریوں سے فرمایا کون ہے جو اللہ کی طرف میری مدد کرے۔ حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

۸. فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا.

(سورۃ کہف آیت ۹۵ پارہ ۱۶)

ذوالقرنین نے فرمایا میری طاقت سے مدد کرو میں تم میں اور ان میں ایک مضبوط آڑ بنادوں۔

# مسئلہ استعانت اور حدیث

حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَسْلَمِیُّ قَالَ كُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَ حَاجَتِهٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ. (مسلم شریف جلد اول ص ۱۹۳)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں رات حضور علیہ السلام کی خدمت عالیہ میں گزارا کرتا تھا آپ کے استنجا اور وضو کے لیے پانی لاتا تھا۔

پس ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مانگ (کیا مانگتا ہے)'' میں نے عرض کیا ''میں آپ سے جنت کی رفاقت مانگتا ہوں'' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم)

نے فرمایا ''اس کے سوا اور کچھ'' میں نے عرض کی ''یہی کافی ہے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر زیادہ سجدے کر کے میری مدد کرو''

شیخ محقق حضرت علامہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

از اطلاق سوال که فرمود سل و تخصیص نه کرد مطلوب خاص معلوم می شود که کار همه بدست همت و کرامت او است صلی الله علیه هر چه خواهد هر کرا خواهد باذن پروردگار خود بدهد۔ (اشعۃ اللمعات جلد اول ص ۳۹۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مطلقاً فرمایا کہ سل (مانگو) کسی خاص مطلوب کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام امور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز ہاتھ میں ہیں۔ جو کچھ چاہتے ہیں جس کے لیے چاہتے ہیں اپنے مولا کے اذن سے عطا فرماتے ہیں۔

۲. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَعِيْنُوْا بِطَعَامِ السَّحُرِ عَلٰى صِيَامِ النَّهَارِ وَالْقَيْلُوْلَةِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ. (ابن ماجہ ص ۱۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''کہ روزہ رکھنے پر سحری کے کھانے سے مدد طلب کرو اور رات کے قیام کے لیے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام کرنے) سے مدد طلب کرو۔

۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِيَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ. (ترمذی ص ۲۲۳ ج ۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ''نبی کریم صلی اللہ
یہ وسلم نے مجھے گلے لگایا اور فرمایا'' اے اللہ تعالیٰ انہیں حکمت سکھادے''

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَسْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا اَنْسَاہُ قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَ کَ فَبَسَطْتُہٗ فَغَرَفَ بِیَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّ فَضَمَمْتُہٗ فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا بَعْدَ.

(بخاری جلد اص ۲۲)

میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ
م نے فرمایا اپنی چادر پھیلاؤ میں نے (چادر) بچھادی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ون ہاتھوں سے لپ بنائی اسے چادر میں ڈال دیا اور فرمایا اسے لپیٹ لو میں نے
ے لپیٹ لیا (سینہ کی طرف) اس کے بعد میں کوئی بات نہ بھولا۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَۃٍ فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَایَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمَّا خَالِدُ فَاِنَّکُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدْ اِحْتَبَسَ اَدْرَاعَہٗ وَاعْتُدَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدُالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھِیَ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ وَ مِثْلُھَا مَعَھَا.

(بخاری جلد اص ۱۹۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے صدقہ
کم دیا پس آپ سے کہا گیا کہ ابن جمیل خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب زکوٰۃ
ں دیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکرا واقع ہوا، وہ محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مالدار بنا دیا۔ (حضرت) خالد سے زکوٰۃ مانگنا زیادتی ہے اس نے اپنی زرہیں اور ہتھیار اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیئے ہیں۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول پاک کے چچا ہیں ان کا انہی پر صدقہ ہے اور اتنا اور بھی۔

۶۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَتْ اُمِّی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ خَادِمُکَ اُدْعُ اللّٰہَ لَہٗ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَکْثِرْ مَالَہٗ وَوَلَدَہٗ وَ بَارِکْ لَہٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَہٗ.

(بخاری جلد۲ص۹۳۹)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری والدہ نے عرض کیا یارسول اللہ اپنے خادم انس کیلئے دعا کیجئے آپ نے دعا کی اے اللہ اس (حضرت انس) کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے جو اسے عطا فرمایا ہے اس میں برکت دے۔"

عقیدۂ اہلسنت: بالذات (ذاتی طور) مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اولیاء عظام رحمۃ اللہ علیہم بھی مدد فرماتے ہیں۔ مشکلیں ٹالتے ہیں مرادیں پوری کرتے ہیں اور مخلوق کی دستگیری کرتے ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ بدعقیدہ لوگ انبیاء و اولیاء کی امداد کے تو منکر ہیں لیکن خود وکیلوں، ڈاکٹروں اور ججوں سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ ایسے بے دین لوگوں کو فرماتے ہیں۔

حاکم، حکیم داد و دوا دیں یہ کچھ نہ دیں
مردود یہ مراد کس آیت خبر کی ہے

# اختیارات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن

۱. قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

(سورۃ توبہ آیت ۲۹ پارہ ۱۰)

لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ عزوجل پر قیامت پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۲. وَ يُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ.

(سورۃ اعراف آیت ۱۵۷ پارہ ۹)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ستھری چیزیں ان کے لیے حلال فرمائیں گے اور گندی چیزیں ان پر حرام کریں گے۔

۳. وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ.

(سورۃ آل عمران آیت ۵۰ پارہ ۳)

اور تصدیق کرتا آیا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور اس لیے کہ حلال کردوں تمہارے لیے کچھ وہ چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔

۴. وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ.

(سورۃ توبہ آیت ۷۴ پارہ ۱۰)

اور ان (منافقین) کو صرف یہ برا معلوم ہوا کہ (مسلمانوں) کو اللہ اور اس کے رسول نے غنی کر دیا۔

۵. اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِ.

(پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۷)

(حضرت زید بن حارثہ) پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا اور (اے محبوب) آپ نے انعام فرمایا۔

۶. اَلنَّبِيُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ.

(پارہ ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۶)

یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ والی و مالک ہے۔

۷. وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ وَمَا نَهٰكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا.

(پارہ ۲۸ سورۃ حشر آیت ۷)

اور جو کچھ رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔

۸. مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ.

(سورۃ نسآ ایت ۸۰ پارہ ۵)

جس نے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا۔

۹. وَلَوۡ اَنَّهُمۡ رَضُوۡا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ سَيُؤۡتِيۡنَا اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ وَرَسُوۡلُهٗ.

(سورۃ توبہ آیت ۵۹ پارہ ۱۰)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا اور کہتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اب دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اور اللہ تعالیٰ کا رسول۔

۱۰. وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ.

(سورۃ ضحیٰ آیت ۸-۹-۱۰ پارہ ۳۰)

اور تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا تو یتیم پر دباؤ نہ ڈالو اور منگتا کو نہ جھڑکو۔

# اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ اور حدیث

۱. انُ زَیۡدَ بۡنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخۡتُ الصُّحُفَ فِی الۡمَصَاحِفِ فَفَقَدۡتُّ اٰیَةً مِنَ الۡاَحۡزَابِ کُنۡتُ اَسۡمَعُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقۡرَأُ بِهَا فَلَمۡ اَجِدۡهَا اِلَّا مَعَ خُزَیۡمَةَ الۡاَنۡصَارِیِّ الَّذِیۡ جَعَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ شَهَادَةَ رَجُلَیۡنِ وَهُوَ قَوۡلُهٗ.

(بخاری جلد ۱ ص ۳۹۴)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن مجید ایک جگہ جمع کیا گیا تو مجھ سورۃ الاحزاب کی ایک آیت نہیں مل رہی تھی حالانکہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کرتے سنا تھا (پھر) مجھے وہ آیت حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری کے سوا کسی کے پاس سے نہ ملی (حضرت خزیمہ بن ثابت وہ صحابی ہیں) جن کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کی گواہی کے برابر بنا دیا تھا۔

وہ آیت یہ ہے مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ رِجَالٌ صَدَقُوۡا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیۡهِ.

ترجمہ: مسلمانوں میں سے کچھ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۲۳)

۲. اِعۡلَمُوۡا اَنَّ الۡاَرۡضَ لِلّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ.

(بخاری جلد ۲ ص ۱۰۲۷)

جان لو کہ بے شک زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔

۳. عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ اَبِیۡ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتۡ (وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا.

(پ۴سورۃ آل عمران آیت ۹۷)

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَلَکُمْ تَسُؤْکُمْ.

(پ۷سورۃ مائدہ آیت ۱۰۱)(ترمذی ص ۱۰۰ ج۱)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت مبارک: وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ ...... الخ (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کے لیے لوگوں پر بیت اللہ شریف کا حج فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتے ہوں"۔ نازل ہوئی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے۔ پھر عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال؟ آپ نے فرمایا نہیں اور فرمایا اگر میں ہاں کہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ...... الآیة) اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ اگر تمہارے لیے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔"

۴. عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَاصٍ اَخَذَ رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَةِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَبَهٗ ثِیَابَهٗ فَجَاءَ مَوَالِیْهِ فَکَلَّمُوْهُ فِیْهِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ وَجَدَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْهِ فَلْیَسْلُبْهُ وَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَةً اَطْعَمَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَهٗ.

(ابوداؤد جلد اول ص ۲۸۵)

حضرت سلیمان بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک آدمی کو پکڑ رکھا ہے جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا جس کو حضور پاک علیہ السلام نے حرام فرمایا ہے۔ پس انہوں نے اس کے کپڑے چھین لیے پھر اس کا ایک دوست ان کپڑوں کے بارے میں بات چیت کرنے لگا تو فرمایا۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حرم کو حرام کیا ہے اور فرمایا ہے جو اس میں کسی کو شکار کرتا ہوا پائے تو اس کا سامان چھین لے لہٰذا میں تمہیں وہ چیز واپس نہیں دوں گا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائی ہے۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسکی قیمت ادا کر دیتا ہوں۔

۵. عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَ نُسُكَ فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلِ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَ عَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمُ يَوْمُ اَكْلٍ وَ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِىْ وَ جِيْرَانِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِىْ عَنَا قًا جَذْعَةً وَهِىَ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَىْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّىْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ.

(ابوداؤد ج ۲ ص ۳۱)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کے دن نماز عید کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور ہماری طرح قربانی کی اس نے قربانی کا ثواب پایا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی تو وہ بکری کا گوشت ہے (اس کو قربانی کا ثواب نہیں ملے گا) پھر حضرت ابو بردہ

بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ خدا کی قسم میں تو نماز کے لیے نکلنے سے پہلے قربانی کر بیٹھا یہ سمجھتے ہوئے کہ آج کا دن کھانے پینے کے لیے ہے پس میں نے جلدی کی کہ خود کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ تو بکری کا گوشت ہے صحابی رسول حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے۔ میرے پاس بکری کا گوشت ہے۔ جو گوشت میں دو بکریوں سے بڑھ کر ہے کیا وہ میری طرف سے کفایت کرے گا؟ فرمایا (نعم) ہاں اور تمہارے بعد کسی کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔

۶. اِنَّمَا اَنَا قَاسِمُ وَاللّٰهُ یُعْطِیْ. (بخاری جلد ۱ ص ۱۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ دینے والا ہے۔

۷. اِنِّیْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ.

(بخاری جلد ۲ ص ۹۷۵)

مجھے تمام زمین یا زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں عطا کی گئی ہیں۔

۸. لَوْشِئْتُ لَسَارَتْ مَعِیَ جِبَالُ الذَّهَبِ.

(مشکوٰۃ ص ۵۲۱)

اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلیں۔

عقیدۂ اہلسنت: یہ ہے کہ

خالق کل نے آپ کو مالک کل بنا دیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

اور الحمدللہ یہ عقیدہ قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے۔

# حیات انبیاء کرام اور قرآن

۱۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُو اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْماً.

(سورۃ نساء آیت ۶۴ پارہ ۵)

اور اگر جب اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے پاس حاضر ہوں پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

۲۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ.

(سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷ پارہ ۱۷)

اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت بنا کر سارے جہانوں کے لئے۔

۳۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

(سورۃ فتح ایت ۲۹ پارہ ۲۶)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

۴۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَا تَشْعُرُوْنَ.

(سورۃ بقرہ آیت ۱۵۴ پارہ ۲)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

۵۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ. (سورۃ آل عمران آیت ۱۶۹ پارہ ۴)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ آیتوں سے معلوم ہوا کہ شہداء زندہ ہیں تو جس ہستی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے شہداء کو یہ مقام ملا وہ بھی ضرور زندہ ہیں۔

۶. وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتَابَ فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِہٖ.

(سورۃ سجدہ آیت ۲۳ پارہ ۲۱)

اور بے شک ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو۔

فائدہ: آیت مذکورہ میں پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور پیارے کلیم (علیہ السلام) کی شب معراج میں ملاقات کی طرف اشارہ ہے۔

(تفسیر جلالین، تفسیر عثمانی از شبیر عثمانی دیوبندی)

۷. فَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ لَکُمْ وَلٰکِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِیْنَ.

(سورۃ اعراف آیت ۷۹ پارہ ۸)

تو حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم بے شک میں نے تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا دی اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کے غرضی ہی نہیں ہو۔

فائدہ: مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں اس لیے کہ حضرت صالح علیہ السلام مع مومنوں کے اس بستی سے نکل کر جنگل میں چلے گئے پھر ان کی ہلاکت کے بعد یہ کلام اور خطاب فرمایا۔

٨. وَ سْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رُّسُلِنَا.

(سورۃ زخرف آیت ۴۵ پارہ ۲۵)

اوران سے پوچھو جو ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ وفات کے بعد صالحین سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں کیونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا گیا کہ آپ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام سے پوچھیں۔ پوچھا اسی سے جاتا ہے جو سنے اور جواب دے۔

٩. فَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ.

(سورۃ اعراف آیت ۹۳ پارہ ۹)

تو حضرت شعیب علیہا السلام نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم میں تمہیں اپنے رب کی رسالت پہنچا چکا۔

فائدہ: آیت مذکورہ سے بھی معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں کیونکہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے ان کی ہلاکت کے بعد کلام فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو جہل وغیرہ سے ان کی ہلاکت کے بعد کلام فرمایا۔

# حیاتِ انبیاء کرام اور حدیث

۱. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

(مسلم شریف جلد ثانی ص ۲۶۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (شب معراج) میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوا وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام) اپنی قبر شریف میں نماز پڑھ رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اس لیے کہ زندہ آدمی ہی نماز پڑھتا ہے۔

۲. اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ۔

(ابوداؤد جلد اول ص ۲۲۱)

بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا زمین پر انبیاء کرام کے اجسام کو۔

۳. عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءُ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ۔

(مدارج النبوت جلد ۲ ص ۴۴۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انبیاء کرام (علیہم السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔"

۴. اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَ اَعْرِفُھُمْ۔ (مطالع المسرات ص ۵۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اہل محبت کا درود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔

۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِیْنَۃِ فَاَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ.

(ترمذی ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی قبروں کے پاس سے گزرے تو ان کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا ”اے اہل قبور تمہیں سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری بخشش و مغفرت فرمائے تم ہم سے پہلے پہنچے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

فائدہ: معلوم ہوا قبروں والے زندہ ہیں۔ اس لیے کہ سلام زندوں کو کیا جاتا ہے۔

٦. عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَتَوَلّٰی عَنْہُ اَصْحَابُہٗ اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ.

(ابوداؤد جلد ۲ ص ۲۰۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جب بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اس کے ساتھ واپس لوٹتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے۔

**عقیدۂ اہلسنت:** یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام بلکہ اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اپنی قبروں میں بحیات حقیقی زندہ ہیں اور اہل نظر ان کی زیارت بھی کرتے ہیں ہم اگر دیکھ نہیں سکتے تو یہ ہماری عملی کوتاہیوں کی وجہ سے ہے جیسا کہ حضرت امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ بارگاہِ رسالت

میں یوں عرض کرتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

۷۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَ هُوَلَا يَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ضَرَبْتُ خِبَائِيْ عَلٰى قَبْرٍ وَاَنَالَا اَحْسِبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِيْهِ اِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

(ترمذی ص۱۱۲ ج۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ انہیں معلوم نہ تھا یہ قبر ہے۔ اچانک معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر ہے اور اس میں سورت ملک پڑھی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ پڑھنے والے نے اسے ختم کیا۔ وہ صحابی نبی پاک علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں نے نادانستہ ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ اچانک کیا دیکھا کہ ایک آدمی اس میں سورۃ ملک پڑھ رہا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اسے مکمل پڑھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورت قبر کے عذاب کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث رسول سے معلوم ہوا کہ نیک لوگ قبروں میں زندہ ہیں اور تلاوت قرآن مجید کرتے ہیں۔

# عصمت انبیاء کرام اور قرآن

○ مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَاغَوٰی.

(سورۃ نجم آیت ۲ پارہ ۲۷)

تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے۔

○ قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰکِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سورۃ اعراف آیت ۶۱ پارہ ۸)

کہا اے میری قوم مجھ پر گمراہی کچھ نہیں میں تو رب العلمین کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

○ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا.

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۵ پارہ ۱۵)

بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں اور تیرا رب کافی ہے کام بنانے کو۔

○ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ، اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ.

(سورۃ ص آیت ۸۲-۸۳ پارہ ۲۳)

(شیطان) بولا تو تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کر دوں گا مگر وہ جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔

○ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَارَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

(سورۃ یوسف آیت ۵۳ پارہ ۱۳)

بے شک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

# عصمت انبیاء کرام اور حدیث

۱۔ عَن ابنِ مسعُودٍ قال قَال رَسُولُ الله صلی الله عَلیہِ وسلّم ما منکم مِنْ احَدٍ الاّ وَقدْ وُکّل بِہٖ قرِیْنُہٗ من الجِنِ وَقرِینُہٗ مِنَ المَلائکۃِ قالُوا وَ ایّاکَ یارَسُولَ اللّٰہِ قالَ وَ ایّایَ وَلکنّ اللّہَ اَعانَنِیْ عَلیْہِ فَاسلَمَ فلا یامُرُنِیْ الاّ بخیر.

(مشکوٰۃ ص ۱۸ امسلم شریف)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ''تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر ایک ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر نہ ہو'' لوگوں نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر بھی'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھ پر بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے میری اس پر مدد دی جس سے وہ مسلمان ہو گیا اب وہ مجھے بھلائی ہی کا مشورہ دیتا ہے۔

۲۔ عَنْ اَنسٍ اَنّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ اتاہُ جِبرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاخَذَہٗ فَصرَعَہٗ فَشَقّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ.

(مشکوٰۃ ص ۵۲۴ مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ بچوں کے ساتھ مشغول تھے تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑا آپ کو لٹایا آپ کا دل چاک کیا تو اس سے گوشت کا ٹکڑا نکالا پھر کہا کہ یہ آپ میں شیطان کا حصہ ہے۔

عقیدۂ اہلسنت: یہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام اور ملائکہ کرام معصوم عن الخطاء ہیں ان پر گناہ کا الزام لگانے والا خود بے دین اور کافر ہے۔ چھوٹے بچوں کو معصوم نہیں کہنا چاہیے۔

# مسئلہ ختم نبوت اور قرآن

۱۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا.

(سورۃ احزاب آیت ۴۰ پارہ ۲۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ سب نبیوں میں پچھلے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

۲۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.

(سورۃ مائدہ آیت ۳ پارہ ۶)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا۔

# مسئلہ ختم نبوت اور حدیث

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَاَحْسَنَہٗ وَاَجْمَلَہٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَۃٍ مِنْ زَاوِیَۃٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِہٖ وَیَتَعَجَّبُوْنَ وَ یَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِہِ اللَّبِنَۃُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَۃُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ.

(بخاری جلد ۱ ص ۵۰۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے گھر بنایا اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی"، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ اینٹ میں ہوں اور میں سارے انبیاء کرام (علیہم السلام) سے آخری ہوں۔"

۲. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طَهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّةً وَ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ.

(مسلم شریف جلد اول ص ۱۹۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ "مجھے چھ وجوہ سے انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے (۱) مجھے جوامع الکلم (مطلب بہت زیادہ عبارت تھوڑی) عطا کیے گئے (۲) میرا رعب طاری کر کے مدد کی گئی (۳) میرے لیے مال غنیمت کو حلال کیا گیا (۴) میرے لیے تمام روئے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ بنا دی گئی (۵) مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا (۶) اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی۔"

۳. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ. (ترمذی شریف جلد ۲ ص ۵۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے میرے بعد کوئی رسول ہوگا نہ کوئی نبی۔"

# مسئلہ ذکر خدا وذکر مصطفیٰ میں جدائی نہیں اور قرآن

○ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ

(سورۃ توبہ آیت ۶۲ پارہ ۱۰)

اور اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق زائد تھا کہ انہیں راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

○ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ.

(سورۃ نساء آیت ۵۹ پارہ ۵)

اے ایمان والو! حکم مانو اللہ عزوجل کا اور حکم مانو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

○ اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ.

(سورۃ توبہ آیت ۷۴ پارہ ۱۰)

اللہ عزوجل اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

○ وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ.

(سورۃ توبہ آیت ۵۹ پارہ ۱۰)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ تعالیٰ اور حضور نے ان کو دیا۔

# مسئلہ ذکر خدا وذکر مصطفیٰ میں جدائی نہیں اور حدیث

۱. اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوْا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ.

(بخاری جلد ۱ ص ۱۳)

ان کو یہ حکم دیا گیا کہ ایک خدا پر ایمان لانے کا اور کیا تم جانتے ہو ایک خدا پر ایمان کس طرح ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ (ﷺ)

۲۔ فقال رسولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم لاتقلْ ذاکَ الاتراہُ قد قال لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ یُرِیدُ بِذٰلِکَ وجہَ اللّٰہِ قال اللّٰہُ وَرَسُولُہُ اعلمُ۔

(بخاری جلد ا ص ۶۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یوں نہ کہو کہ تم نے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے لا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہا وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔"

۳۔ فَلَمَّا انصرفَ اَقبلَ علی النَّاسِ فقالَ ھلْ تدرُونَ ماذا قالَ ربُّکُم قالُوا اللّٰہُ وَرَسُولُہُ اعلمُ۔

(بخاری جلد اول ص ۱۱۷)

جب حضور علیہ السلام نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا "تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔"

**عقیدۂ اہلسنت:** یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے پیارے حبیب ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہر مقام پر اپنے ساتھ اپنے محبوب کا ذکر فرمایا ہے۔

کلموں میں، نمازوں میں، خطبوں میں، اذان میں

ہے نام الٰہی سے ملا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب جو بد بخت ذکر خدا و ذکر مصطفیٰ جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم میں جدائی کرے وہ گمراہ و کافر ہے۔ امام احمد رضا قادری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ذکر خدا جو ان سے جدا چاہو نجدیو
واللہ ذکر حق نہیں کنجی سقر کی ہے

# توہین رسالت اور قرآن

○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. (سورۃ بقرہ ۱۰۴ پارہ ۱)

اے ایمان والو! ''راعنا'' نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

فائدہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں ہلکا لفظ بولنا بھی حرام ہے اگرچہ توہین کی نیت سے نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے۔ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے وہ بھی اللہ عزوجل اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسرے کو بدگوئی کا موقع نہ ملے۔

○ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ.

(سورۃ توبہ آیت ۶۱ پارہ ۱۰)

اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔

○ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّلَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا. (سورۃ الاحزاب آیت ۵۷ پارہ ۲۲)

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ عزوجل نے ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

○ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰی عَنْہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ ○ سَیَصْلٰی

نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ (سورۃ لہب پارہ ۳۰)

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہی ہو گیا اسے کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا۔ عنقریب وہ جھونکا جائے گا شعلوں والی آگ میں اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھہ سر پر اٹھاتی ہے اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسہ۔

# توہین رسالت اور حدیث

۱. عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَ عَلٰى رَأسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ. (بخاری جلد اص ۲۴۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بے شک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح مکہ کے سال اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ علیہ السلام خود پہنے ہوئے تھے جس وقت آپ نے اس (خود) کو اتارا تو ایک شخص آیا اور اس نے بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی کہ ابن خطل کعبہ شریف کے پردہ سے لٹکا ہوا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا "اس کو قتل کر دو"

فائدہ: ابن خطل حضور علیہ السلام کا گستاخ تھا آپ علیہ السلام کی توہین کیا کرتا تھا۔

۲. كَذَبَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَبَعَثَ عَلِيًّا وَّالزُّبَيْرَ لِيَقْتُلَاهُ. (مصنف عبدالرزاق جلد اص ۲۶۱)

ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جھوٹ باندھا تو آپ علیہ السلام نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھیجا کہ اسے قتل کر دیں۔

# ایصال ثواب اور قرآن

○ وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَاللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ اَلَآ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَیُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِیْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔

(سورۃ توبہ آیت ۹۹ پارہ ۱۱)

اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کریں اسے اللہ عزوجل کے نزدیکیوں اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں ہاں ہاں وہ ان کے لیے باعث قرب ہے۔ اللہ عزوجل جلد انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا بے شک اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔"

○ وَالَّذِیْنَ جَآءُ وْمِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ۔

(سورۃ حشر آیت ۱۰ پارہ ۲۸)

اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

۱. وَصَلِّ عَلَیْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔

(سورۃ توبہ آیت ۱۱۳ پارہ ۱۱)

اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

(سورۃ ابراہیم آیت ۴۱ پارہ ۱۳)

اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ۔

(سورۃ نوح آیت ۲۸ پارہ ۲۹)

اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور اسے جو ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو۔

فَکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِنْ کُنْتُمْ بِاٰیٰتِہٖ مُؤْمِنِیْنَ وَمَا لَکُمْ اَلَّا تَاْکُلُوْا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ۔

تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو تمہیں کیا ہوا کہ اس سے نہ کھاؤ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا۔

(سورۃ انعام آیت ۱۱۸-۱۱۹ پارہ ۸)

# ایصال ثواب اور حدیث

۱۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ قَالَ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ

(ابوداؤد ج ا ص ۲۴۳)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا ''یارسول اللہ حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا ہے۔ پس کون سا صدقہ افضل ہے'' آپ نے فرمایا ''پانی'' انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ حضرت ام سعد کی طرف سے ہے۔

۲۔ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبِیْ اَوْصٰی بِعِتْقِ مِائَۃِ رَقَبَۃٍ وَاِنَّ ھِشَامًا اَعْتَقَ عَنْہُ خَمْسِیْنَ بَقِیَتْ عَلَیْہِ خَمْسُوْنَ رَقَبَۃً اَفَاُعْتِقُ عَنْہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ لَوْ کَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْہُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْہُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْہُ بَلَغَہٗ ذٰلِکَ۔

(ابوداؤد جلد ثانی ص ۴۳)

(حضرت عمرو نے) عرض کیا یارسول اللہ میرے باپ نے سو غلاموں کو آزاد کرنے کی وصیت کی تو ہشام نے ان کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے ہیں اور پچاس کا آزاد کرنا ابھی باقی ہے۔ کیا میں ان کی طرف سے آزاد کر دوں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتے تم ان کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ و خیرات دیتے یا حج کرتے تو اس کا ثواب انہیں پہنچ جاتا۔

۳۔ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَۃَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَعِیْفًا اَعْرِفُ فِیْہِ الْجُوْعَ فَھَلْ عِنْدَکِ مِنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ وَ اَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِیْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَھَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ دَسَّتْہُ تَحْتَ یَدِیْ وَلَا وَلَاثَتْنِیْ بِبَعْضِہٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَھَبْتُ بِہٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَمَعَہُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَیْھِمْ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَکَ اَبُوْ طَلْحَۃَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَہٗ قُوْمُوْا فَانْطَلَقُوْا وَانْطَلَقْتُ بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ حَتّٰی جِئْتُ اَبَا طَلْحَۃَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ اَبُوْ

طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذَالِكَ الْخُبْزَ فَامَرَبِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَادَمَتْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشَرَةٍ فَاذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشَرَةٍ فَاذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشَرَةٍ فَاذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلاً۔ (بخاری ص ۵۰۵ ج ۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے ام سلیم سے فرمایا میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی ہے جس میں ضعف محسوس ہوتا ہے میں آپ کی بھوک کو پہچانتا ہوں۔ کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ انہوں نے جواب میں جی ہاں کہا اور چند روٹیاں نکال لائیں پھر اپنا ایک دوپٹہ نکالا اور اس کے ایک پلے میں روٹیاں لپیٹ دیں پھر روٹیاں میرے سپرد کر کے باقی دوپٹہ مجھے اوڑھا دیا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ کر دیا۔ میں روٹیاں لے کر گیا۔ تو حضور علیہ السلام کو مسجد میں پایا آپ کے آس پاس چند صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی موجود تھے میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو حضور پاک علیہ السلام نے فرمایا کیا تمہیں

ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا جی ہاں فرمایا کھانا دے کر میں نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھڑے ہو جاؤ پھر وہ چل پڑے میں ان سے آگے چل دیا اور جا کر حضرت ابوطلحہ کو بتا دیا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا اے ام سلیم حضور پاک صحابہ کرام کے ساتھ (غریب خانہ میں) تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے (حضرت ام سلیم عرض گزار ہوئیں اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ (اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں) پھر حضرت ابوطلحہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استقبال کے لیے نکلے یہاں تک کہ حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا پہنچے پھر حضور علیہ السلام نے حضرت ابوطلحہ کو ساتھ لیا اور ان کے گھر جلوہ افروز ہو گئے) حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ انہوں نے وہی روٹیاں حاضر خدمت کر دیں۔ حضور علیہ السلام نے ان کے ٹکڑے کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی سے سارا گھی نکال لیا۔

پھر حضور علیہ السلام نے اس پر وہی کچھ پڑھا جو خدا نے چاہا پھر فرمایا دس آدمیوں کو کھانے کے لیے بلا لو انہوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا اور چلے گئے پھر ارشاد ہوا دس آدمی کھانے کے لیے اور بلا لو پس بلایا گیا وہ بھی پر ہو کر کھا چکے اور چلے گئے پھر دس آدمیوں کو بلانے کے لیے کہا گیا اسی طرح تمام حضرات نے سیر ہو کر کھانا کھا لیا (اس پاک محفل میں) صحابہ کرام کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

۴۔ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَآءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ اِرْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعْدَ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ طَھِّرْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ قَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَ اُطَھِّرُکَ فَقَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبِہٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّہٗ لَیْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْکَھَہٗ فَلَمْ یَجِدْ مِنْہُ رِیْحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَزَنَیْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِہٖ فَرُجِمَ فَکَانَ النَّاسُ فِیْہِ فِرْقَتَیْنِ قَائِلٌ یَقُوْلُ لَقَدْ ھَلَکَ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِہٖ خَطِیْئَتُہٗ وَقَائِلٌ یَقُوْلُ مَا تَوْبَۃٌ اَفْضَلُ مِنْ تَوْبَۃِ مَاعِزٍ اَنَّہٗ جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہٗ فِیْ یَدِہٖ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِیْ بِالْحِجَارَۃِ قَالَ فَلَبِثُوْا بِذٰلِکَ یَوْمَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃً ثُمَّ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَۃً لَّوْ قُسِمَتْ بَیْنَ اُمَّۃٍ لَوَسِعَتْھُمْ۔ (مسلم شریف جلد ثانی ص ۶۷)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، آپ نے فرمایا: تمہیں ہلاکت ہو، جاؤ اللہ سے استغفار کرو، اور توبہ کرو انہوں نے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر کہا یارسول اللہ! مجھے پاک کر دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسی طرح فرمایا: حتی کہ چوتھی بار ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم کو کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے کہا زنا سے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق پوچھا کیا ان کا دماغ خراب ہے؟ انہوں نے کہا نہیں وہ

پاگل نہیں ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا اس نے شراب پی ہے؟ ایک شخص نے کھڑے ہو کر ان کا منہ سونگھا تو شراب کی بدبو محسوس نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر آپ نے ان کو رجم کرنے کا حکم دیا، پھر حضرت ماعز کے متعلق لوگوں کی دو رائیں ہو گئیں، بعض کہتے تھے کہ حضرت ماعز ہلاک ہو گئے اور اس گناہ نے انہیں گھیر لیا اور بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ حضرت ماعز کی توبہ سے کسی کی توبہ افضل نہیں ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا، عرض کیا مجھے پتھروں سے مار ڈالیے۔ حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ دو تین دن صحابہ میں یہی اختلاف رہا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے درآں حالانکہ (صحابہ) وہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ سلام کرنے کے بعد بیٹھ گئے، پھر آپ نے فرمایا ماعز بن مالک کے لیے استغفار کرو۔ صحابہ نے کہا اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی مغفرت کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماعز نے ایسی توبہ کی ہے اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو اسے کافی ہو گی۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ وصال کے بعد دعا کرنا درست ہے جیسا کہ عام یہ طریقہ پایا جاتا ہے لیکن بعض لوگ میت کے گھر جاتے ہیں دعا نہیں مانگتے ان کو اس حدیث سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔

۵. قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّالِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ.

(ابوداؤد ص ۳۰ ج ۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قربانی کا جانور ذبح کرتے تو مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ اے مولیٰ تعالیٰ اسے قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور امت محمدیہ کی طرف سے"۔

۶. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ علَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ وَعِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِهٖ وَوَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْا لَهٗ. (ترمذی ص ۱۶۵ ج ۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں البتہ تین اعمال (باقی رہتے ہیں) صدقہ جاریہ، نفع بخش علم اور نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔"

۷. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَآءُ هِیَ الْعِبَادَةُ قَالَ رَبُّکُمْ اَدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ.

(ابوداؤد جلد اول ص ۲۱۵)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا دعا عبادت ہے تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

۸. عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ اِنَّ کُنَّا لَنَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ کَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَاْخُذُ اُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهٗ فِیْ قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِیْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِیْرٍ اِذَا صَلَّیْنَا ذُرْنَا هَا فَقَرَّبَتْهُ اِلَیْنَا وَکُنَّا نَفْرَحُ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ اَجْلِ ذَالِکَ. (بخاری ص ۸۱۳ ج ۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی کیونکہ اس روز ایک بڑھیا ہمارے لیے چقندر کی جڑیں ہانڈی میں پکایا کرتی اور اس میں کچھ دانے جو بھی ڈال دیا کرتی تھی۔ ہم نماز جمعہ ادا کر لیتے تو اس بڑھیا کے پاس چلے جاتے پھر وہ ہماری سامنے رکھ دیا کرتی اس کے باعث ہمیں جمعہ کے دن بڑی خوشی ہوتی تھی۔

# کنزالایمان

## ترجمہ قرآن

بارگاہ الوہیت کے تقدس اور احترام نبوت کا کما حقہ،
پاسدار مسلک اہلسنّت وجماعت اور سلف صالحین کا
صحیح ترجمان قرآن پاک کا صحیح اور سب سے زیادہ مقبول ترجمہ
کوثر تسنیم سے دُھلی ہوئی زبان

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت

رحمۃ اللہ علیہ

## الشاہ محمد احمد رضا خان بریلوی

مطالعہ کیجیے
اور ایمان تازہ کیجیے